3039

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۃ الصَّفّ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ 1
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ 2 كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ
اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ 3 اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ 4 وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ
يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا
زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ 5
وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ
مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ
بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ 6

اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے اور وہی سب پر غالب بڑا دانا ہے ۝ 1
اے ایمان والو! تم کیوں ایسی بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو ۝ 2 بڑی ناراضگی کا باعث ہے اللہ کے نزدیک
کہ تم ایسی بات کہو جو کرتے نہیں ہو ۝ 3 بے شک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان (مجاہدوں) سے جو اس کی راہ
میں جنگ کرتے ہیں پرا باندھ کر گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں ۝ 4 اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے
کہا اے میری قوم تم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم خوب جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا (بھیجا ہوا)
رسول ہوں پس جب انہوں نے کجروی اختیار کی تو اللہ نے بھی ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور اللہ تعالیٰ
فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں ۝ 5 اور یاد کرو جب فرمایا عیسیٰ فرزند مریم نے اے بنی اسرائیل میں
تمہاری طرف اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں اسی کی تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے
پہلے آئی ہے اور مژدہ دینے والا ہوں ایک رسول کا جو تشریف لانے والا ہے میرے بعد اس کا (نام نامی)
احمد ہوگا پس جب وہ آیا ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے ۝ 6

(پارہ ۲۸/ سورہ صف ۶۱/ ا تا ۶ ✱ ت: ض)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۔

سورہ الصف مدنیہ ہے اس میں ۲ رکوع ۱۴ آیات ہیں

۱۔ "اللہ کی تسبیح بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے" جاندار یا بے جان سمجھ والی یا ناسمجھ کیوں کہ "ما" عام ہے ۔ "اور وہی عزت و حکمت والا ہے"۔

۲۔ "اے ایمان والو کیوں کہتے ہو" (شان نزول) بعض لوگ کہ حکم جہاد آنے سے پہلے کہا کرتے تھے کہ اگر ہم کو خبر ہوتی کہ رب کو کون عمل پیارا ہے تو وہ کیا کرتے، اگرچہ اس میں ہمارے جان و مال کام آجاتے مگر جہاد کا حکم آنے پر کچھ گھبرائے اس پر یہ آیت کریمہ اتری ۔ "وہ جو نہیں کرتے" اس آیت میں بہت سی صورتیں داخل ہیں لوگوں کو اچھی باتیں بتائے مگر خود عمل نہ کرے یعنی بے عمل واعظ لوگوں کو اچھائی بتائے مگر خود برائیاں کرے جیسے بدعمل واعظ، کسی سے وعدہ کرے وہ پورا نہ کرے یعنی وعدہ خلاف، وعدہ کرتے وقت ہی خیال کرے کہ یہ کام کروں گا ہی نہیں صرف زبانی وعدہ کئے جاتا ہوں یعنی دھوکا بازی ان تمام باتوں سے یہاں روکا گیا ۔

۳۔ "کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو" اس سے معلوم ہوا کہ جائز وعدہ پورا کرنا ضروری ہے خواہ رب سے کیا ہوا ہو، یا شیخ سے یا کسی بندے سے یا بیوی سے نیز معلوم ہوا کہ عالم واعظ کو باعمل ہونا چاہئے، ناجائز وعدے ہرگز پورے نہ کرے اگر اس پر قسم بھی کھائی ہو تو توڑ دے اور کفارہ ادا کرے ۔ (نور العرفان)

۴۔ اللہ کو ان لوگوں سے محبت ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں یعنی جس طرح کفار و مشرکین اللہ تعالیٰ کے احکام رد کرتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے مخالف ہوتے ہیں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں جو اللہ کے نزدیک بہت برے ہیں اسی طرح ایمان والوں کو ان کے دفع کرنے میں صف بستہ ہو کر لڑنا چاہئے ۔ اس میں جہاد کی ترغیب ہے ۔ (تفسیر حقانی)

۵۔ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا تم میری نافرمانی کر کے اور تہمت رکھ کر کیوں ستاتے ہو جب کہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں کیوں کہ میں تمہارے پاس معجزات لایا ہوں میں نے تمہیں فرعون کی قوم سے نجات عطا فرمائی ہے جو تمہیں بڑا سخت عذاب دیتے تھے تمہیں

سمندر سے پار نکالا جب نبوت کا علم ہو تو یہ تعظیم کو واجب کرتا ہے اور اذیت دینے سے منع کرتا ہے

* جب انہوں نے حق سے اعراض کیا اور اذیتیں دینے سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو حق قبول کرنے اور صحیح بات کی طرف مائل ہونے سے پھیر دیا۔ اللہ تعالیٰ فاسق قوم کو ایسی ہدایت سے نہیں نوازتا جو حق کی معرفت یا جنت تک پہنچانے والی ہو۔ (تفسیر مظہری)

۶؎ "اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا" اور توریت و دیگر کتب الٰہیہ کا اقرار و اعتراف کرتا ہوا اور تمام پہلے انبیاء کو مانتا ہوا۔ "اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام "احمد" ہے" حدیث: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اصحاب کرام نجاشی بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ **محمد** مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہی رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی اگر امور سلطنت کی پابندیاں نہ ہوتیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر کفش برداری کی خدمت بجا لاتا۔" پھر جب وہ نبی (آخر الزماں خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا جادو ہے۔ (کنز الایمان)

لغوی اشارے ○ كَبُرَ : بڑا، عظمت و بزرگی ○ مَقْتًا : بیر ○ صَفًّا : قطار، صف ○ بُنْيَانٌ : عمارت ○ مَرْصُوصٌ : مضبوط، سیسہ پلائی ہوئی ○ تُؤْذُونَنِي : تم مجھے ستاتے ہو ○ زَاغَ : وہ بہکا وہ کج ہوا ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ جس نے کہا کہ یہ فعل کیا اگر نہیں کیا تو وہ جھوٹا ہے ○ جو کہے کہ مستقبل میں فلاں کام کرے گا اور اسے نہ کرے تو وہ بھی جھوٹا ہے ○ جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو اس کے لئے جنت ہے ○ پہلے خود کو نصیحت کی جائے ○ علم بغیر عمل وہ شاخ ہے جس پر ثمر نہیں ○ نمازی مل کر کھڑے ہوں اپنے سے شیطان خلل انداز نہیں ہوتا ○ حکم جہاد فرض کفایہ ہے ○ نفس سے جہاد کرنے والا بھی مجاہد ہے ○ بشارت دینا انبیاء کی شان ہے ○

3042

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ
بِأَفْوَاهِهِمْ ۚ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي
أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝

اور اس سے بڑھ کر بھی کوئی ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف اس کو بلایا جا رہا ہو اور اللہ (ایسے) ظالم کو (تو) ہدایت نہیں کرتا ۝ (اور) وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے (معاذ اللہ پھونک مار کر) بجھا دیں اور اللہ تو اپنا نور پورا کر کے ہی رہے گا خواہ منکر برا مانا کریں ۝ (اور) وہی تو ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس کو سب دینوں پر غالب کرے مشرک اگرچہ برا مانا کریں ۝

(پارہ ۲۸/ سورہ صف /۷تا۹ * ت:ج)

۷۔ عیسائی بڑے ظالم ہیں کہ انہیں حضور اسلام کی طرف بلاتے ہیں اور وہ اللہ کے لئے بیوی بچے بتاتے ہیں۔ اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں ✲ کافروں کو نیک اعمال کی ہدایت نہیں دیتا۔ کیونکہ نیک اعمال کے لئے ایمان شرط ہے جیسے نماز کے لئے وضو یا جو کافر ازلی ہے اسے ایمان کی ہدایت نہیں دیتا یا شاید یہ ہی کفار کو راہ جنت کی ہدایت نہ دے گا۔ لہٰذا آیت پر یہ اعتراض نہیں کہ بہت ظالم ایمان قبول کر لیتے ہیں، انہیں ہدایت مل جاتی ہے۔ (کنز الایمان)

۸۔ یہ آیت کسی ایسے موقع پر نازل نہیں ہوئی جب اسلام کے پرچم تلے لشکر جرار جمع ہو چکے تھے مسلمانوں کی دھاک ملکوں کے دلوں میں بیٹھ چکی تھی مخالفت کی آندھیاں تھم گئی تھیں اور اسلام کی کامیابی کے آثار ہر شخص کو دکھائی دینے لگے تھے۔ بلکہ یہ آیت غزوہ احد کے بعد نازل ہوئی جبکہ مسلمانوں کو بڑی شدید مشکلات کا سامنا تھا۔ میدان جنگ میں ان کا بڑا جانی نقصان ہوا تھا۔ حضرت حمزہ رض اور حضرت مصعب رض جیسے عظیم المرتبت بہادر جانثار جام شہادت نوش کر چکے تھے قرب و جوار میں بسنے والے یہود و قبائل کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب باقی نہ رہا تھا۔ ان ناگفتہ بہ

3043

اور غیر یقینی حالات میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور سب نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان حرف بہ حرف پورا ہوا۔ (ضیاء القرآن)

9۔ "رسولہ" سے مراد حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ "الھدیٰ" سے مراد ہر ایسی چیز جس کے ساتھ حضور ﷺ نے لوگوں کو حق کی طرف دعوت ہدایت دی جیسے قرآن اور واضح معجزات۔ "دین الحق" سے مراد اللہ کا دین ہے یہی ملت حنیفہ بیضاء ہے یعنی روشن دین حنیف ہے۔ یہ شان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس لئے عطا فرمائی تاکہ تلوار اور دلیل کے ساتھ تمام ادیان پر غالب آئے۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ○ یُدْعٰی : دعوۃ سے اس کو بلایا جاتا ہے اس کو دعوت دی جاتی ہے ○ یُطْفِئُوْا : کہ وہ بجھا دیں ○ مُتِمٌّ : پورا کرنے والا، کامل کرنے والا ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ کذب و افتراء میں فرق ہے افتراء جھوٹ گھڑنے کو کہتے ہیں جھوٹ از خود گھڑنا ہے ① اسلام ہی دارین کی سعادت ہے ② حقیقی داعی خود اللہ پاک ہے ③ طعن و تشنیع ناپسندیدہ گفتار اور بے ادبی، گستاخی وغیرہ پھونکوں کے مصداق ہی ہیں ④ آفاق میں اسلام کی نشر و اشاعت اور بلندی اللہ تعالیٰ کا فضل کریم و کمال ہے ⑤ کافروں کی ناگواری اور ان کی ذلت و خواری ان کی حق سے مخالفت کے سبب ہے ⑥

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ 10
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ
اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ 11 يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ
يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ
عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ 12 وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ
وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ 13 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا
اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ
اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ
مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى
عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ○ 14

مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے مخلصی دے ○ 10 اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے ○ 11 وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغ ہائے جنت میں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات میں جو بہشت ہائے جاودانی میں ہیں داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے ○ 12 اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو۔ اللہ کی طرف سے مدد اور فتح قریب۔ اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو ○ 13 مومنو! اللہ کے مددگار بن جاؤ جیسے عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا کہ کون ہیں جو اللہ کی طرف (بلانے میں) میرے مددگار ہوں۔ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ کافر رہا۔ آخرالامر ہم نے ایمان لانے والوں کو ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد دی اور وہ غالب ہو گئے ○ 14

(پارہ ۲۸/ سورہ صف ۶۱/ آیات ۱۰ تا ۱۴ * ت: ج)

۱۰۔ ایک وہ تجارت جس کی چند خصوصیات یہاں حق سے باخبر کیا جا رہا ہے " اس میں نفع ہی نفع ہے نقصان کا ذرا احتمال نہیں اس کا نفع عارضی اور فانی نہیں بلکہ ابدی اور سرمدی ہے اس کے فوائد سے اس کا تاجر صرف قیامت کے روز ہی بہرہ ور نہ ہوگا بلکہ اس دنیا میں بھی اس کو اس کا نفع ملے گا جب سے ان میں قدم رکھے گا

تنہا نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ کی نصرت اس کے ہمراہ ہوتی اور فتح و کامرانی اس کے قدم چومے گی ۔ اور وہ تجارت یہ ہے کہ سچے دل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنے اموال اور اپنی جانیں اپنے رب کے راستے میں قربان کر دو ۔ دنیوی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کی مہربانی سے فتح و کامرانی بہت بڑی چیز ہے بہر حال آخرت کی سرخروئی اس سے بھی افضل و اعلیٰ ہے اس لئے اس کے ذکر کو مقدم کیا ۔ (ضیاء القرآن)

۱۱ ۔ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ یعنی اللہ اور اس کے رسول کو برحق جانتا تھا اور ان کو مانتا تھا اور فرشتوں اور قیامت اور اس کے سب رسولوں اور کتابوں کو بھی برحق سمجھتا تھا اور ان کے تمام اقوال کی تصدیق کرتا تھا ۔ ایمان والوں سے خطاب تھا پھر بار دیگر حکم فرمایا کہ ایمان لاؤ تو اس پر دوام اور ثبات مراد ہے ۔ یعنی اس ایمان پر ہر وقت قائم رہو ۔ یہ ویسا ہی محاورہ کی بات ہے کہ کسی کام کے کرنے والے کو جو یہ کہا جاتا ہے "کرتے رہو" تو یہ مراد ہوتی ہے کہ خوب عمدہ طریقے سے اور مضبوطی سے ہمیشہ کرو غافل نہ ہو جاؤ ★ اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں کوشش کرو ۔ جن کاموں میں صرف کرنے کو نفس خبیثہ اصرار کرتا ہے وہاں اس کو روک اور سخت مقابلہ کر کے شکست دینا چاہیے ★ خواہشات نفسانیہ سے اپنے کو روک کے جان کا جہاد اس مرتبہ پر ہے ★ اپنی ہستی کو اس باقی کی ہستی میں فنا کر دے ★ مال سے لشکر کے سامان تیار کرنا ، جان سے لڑنا یہ "جہاد شرعی" ہے

۱۲ ۔ بڑا بخشش کا سبب ہے اور عمل مغفرت کا موجب ہے ★ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایت اور رہنمائی کسی انسان کی ہدایت پانے کے لئے قوی سبب ہے ★ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے چار چیزیں تخلیق فرمائی ہیں عرش ، عدن ، قلم اور حضرت آدم علیہ السلام پھر ہر چیز کے بارے میں فرمایا کن تو وہ چیز ہو گئی ۔ (ابن عمرؓ) ★ گناہوں کی بخشش اور جنت میں داخلہ ایسی بڑی کامیابی ہے کہ اس کے مقابلہ میں ہر کامیابی حقیر ہے ۔

(تفسیر مظہری)

۱۳ ۔ " اور ایک نعمت تمہیں اور دے گا " اس کے علاوہ جلد ملنے والی " جو تمہیں پیاری ہے اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح " اس فتح سے یا فتح مکہ مراد ہے یا بلاد فارس و روم کی فتح " اور اے محبوب مسلمانوں کو خوشی سنا دو " دنیا میں فتح کی آخرت میں جنت کی ۔ (کنز الایمان)

۱۴ ۔ اے ایمان والو دشمنوں کے خلاف تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگار ہو جاؤ جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ کے فرمانے پر ان کے حواری کہنے لگے ہم اللہ کے دین میں اس کے دشمنوں کے خلاف آپ کے مددگار ہیں اور یہ بارہ حواری تھے جو سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور ان کی مدد کی ۔

3046

بنی اسرائیل میں سے حضرت عیسیٰؑ پر کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ منکر رہے جن کو گمراہ کر دیا گیا تھا اس کے نتیجہ میں ہم نے ان لوگوں کی حمایت کی جنہوں نے دین عیسوی کی مخالفت نہیں کی تھی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد اور حمایت کی سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے غالب ہو گئے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار رہے یا یہ کہ وہ تسبیح و تقدیس کرنے والوں میں سے تھے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ۞ اَدُلُّكُمْ : میں بتاؤں ۞ جَنّٰتِ عَدْنٍ : رہنے بسنے کے باغات یعنی وہ جنتیں کہ جہاں ہمیشہ رہنا ہو گا ۞ اُخْرٰى : دوسری پچھلی ۞ تُحِبُّوْنَهَا : تم اس کو دوست رکھتے ہو ۞ حَوَارِيُّوْنَ : خالص سپیدی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کا خطاب۔ خلیل، یار ۞ اَنْصَارٌ : مددگار ۞ طَآئِفَةٌ : گروہ، جماعت ۞ اَيَّدْنَا : ہم نے قوت دی ۞ اَصْبَحُوْا : وہ ہو گئے ۞ ظَاهِرِيْنَ : غالب، غلبہ پانے والے۔ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ شرک کبھی کفر سے خالی نہیں ۞ تجارت کا تقاضا تاجر کے لئے دردناک عذاب کا سبب ہوتا ہے ۞ اموال سے جہاد کا مطلب مجاہدین کے لئے سامان حرب مہیا کرنا ۞ زبان کا جہاد کفار کی ہجو ہے ۞ ایمان و جہاد کو تجارت سے تشبیہ شرعی معنویت رکھتی ہے کہ اس میں جان و مال دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا طلبی اور اس کے عذاب سے نجات کا طمع ہوتا ہے ۞ فانی کو باقی سے تبدیل کرے ۞ غیر حق کو دنیا حق کو مٹیا ۞ اہل بدع حصار سنت کو ویران کرنا چاہتے ہیں ۞ جہاں احزاب کے ارقام بنا دیے جاتے وہی پاکیزہ مسکن ہے ۞ ایمان اعمال کی اصل ہے ۞ صحت و فراغت دو نعمتیں قابل رشک ہیں ۞ اللہ کے دین کے مددگار بن جانا سعادت عظیم ہے ۞